نوحہ

شہادت امیرالمومنینؑ
۲۱ رمضان

وصی مصطفےٰ کا مومنو تابوت جاتا ہے
ہر اک پیر و جواں اس غم میں سر پر خاک اڑاتا ہے

یتیمانِ علی روتے جو ہیں سر پیٹ کے پیہم
تو ہر آنسو کا قطرہ عرش کو جنبش میں لاتا ہے

چلے ہیں لے کے تابوتِ پدر شبیر اور شبر
جناب زینب و کلثوم کو غش پر غش آتا ہے

ہے اک شور قیامت کوچہ و بازار میں برپا
نجف کی سمت کوفہ سے جنازہ شہ کا جاتا ہے

ادھر حسنین تابوت پدر پر صرف گریہ ہیں
تلاطم ہے اُدھر دجلہ کا پانی جوش کھاتا ہے

ہواؤں پر اثر ہے یہ غمِ فخر سلیماں کا
کہ ہر اک جھونکا بگولہ بن کے خاکِ دشت اڑاتا ہے

مکیں خانۂ معبود اٹھا آج دنیا سے
یہ سنّاٹا ہمیں کوفہ کی مسجد کا بتاتا ہے

ہے اک سکتہ کا عالم آج تک ایک ایک ذرّے پر
در و دیوارِ کوفہ سے غمِ شہ اُمڈا آتا ہے

نجف جانے کی ہے اے فکرؔ حسرت تو بہت لیکن
زیارت ہو میسّر دیکھئے وہ دن کب آتا ہے